سید یونس الحسنی

پہنچی وہیں پہ خاک......!

مرزا قادیانی کاروانِ سحر کے مقابل نقیب ظلمت تھا، طلسم لذت وغفلت کا منّاد تھا وہ شمع ایمان گُل کرنے والا طوفان بلا، اس کا قلب سیاہ، دین خداوندی کی بجائے ملکہ وکٹوریہ کی محبتِ بیکراں سے معمور، صداقت و دیانت سے بے بہرہ، نورعز وشرف سے دور اور شرم وحیا کے عدوئے پُرفتور تخت افرنگ کی سرپرستی میں مجدد، امام مہدی، مسیح موعود اور آخر کار نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ ظلّی بروزی اور امتی نبی کا کھڑاک کرتے ہوئے مکمل نبی بن بیٹھا۔ پھر حرمت جہاد کا فتویٰ دے کر حریت پسندوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپا۔ علمائے اُمت کے تعاقب کرنے پر بلبلا اٹھا اور ملکہ برطانیہ کو اپنی خدمات یاد دلاتے ہوئے کہ ''احمدیت آپ کا خود کاشتہ پودا ہے'' حفاظت کے لیے سوالی ہوا۔ انگریزی حصار تا بہ کے قائم رہتا، ہونی ہو کر رہتی ہے، سو خالقِ کائنات نے شرک فی النبوت کے مرتکب کو کثرت بول کی بیماری لگادی وہ ''دن میں سو سو بار پیشاب کرتا ہوا ہیضے اور طاعون کی ملی جلی وبا سے عبرت ناک موت کا نخچیر بن گیا۔ اس نے اپنی تکذیب وتصدیق کے لیے اپنی ہی پیش گوئیوں کو کسوٹی ٹھہرایا۔ آئینہ کمالات اسلام طبع دوم ص ۲۲۲ پر لکھا کہ:

''میرے سچے جھوٹے ہونے کا سب سے بڑا معیار میری پیشین گوئیاں ہیں اگر وہ سچی تو میں سچا اگر وہ جھوٹی تو میں جھوٹا''۔

پیشین گوئی کا مطلب کسی آنے والے امر کی قبل از وقت خبر دینا ہے۔ یوں تو ہر کوئی عقل کی فسوں خیزی کے تحت مستقبل کے متعلق اندازے قیافے لگالیتا ہے ان میں ایک آدھ صحیح اور ان گنت غلط ہوتے یا ہو سکتے ہیں، لیکن جب رسول و نبی کسی امر استقبال کی خبر دیں تو وہ ہمیشہ سچی ہوتی ہے۔ اس میں جھوٹ کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ معلوم ہوا کوئی مدعی نبوت ایک سو پیش گوئیاں کرے اور اگر

(الف) ننانوے صحیح اور ایک غلط ہو تو بھی جھوٹا

(ب) ننانوے غلط اور ایک صحیح تب بھی کذاب

(ج) نصف صحیح اور نصف غلط پھر بھی مفتری

اس کی مثال یوں سمجھئے کہ ایک شخص شاندار پوشاک میں ملبوس ہے۔ اس پر کسی طرح گندگی کی ذرا سی چھینٹ پڑ جاتی ہے تو اصولِ شرعیہ کے مطابق اس کے کپڑے پلید ہیں وہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ گندگی کا چھینٹا بڑا ہو تب بھی لباس

ناپاک، کم ہوتو بھی نادرست۔ مرزا نے اپنی کتاب تذکرہ ص۵۹۱ طبع سوم میں پیش گوئی کی ''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں''اس کا حال سب پر منکشف ہے کہ وہ لاہور میں مرا، قادیاں میں دفن ہوا۔ بات پکی ہوگئی کہ اللہ کے نبی کی زبان سے جھوٹی بات نکل ہی نہیں سکتی جبکہ مرزا کی اڑائی ہوئی غوزیں قدم بہ قدم غلط ثابت ہوئیں۔ ملکہ وکٹوریہ کا یہ غاشیہ بردار درحقیقت ایک قاصر ہمت قابو چی تھا۔ اس کی پیش گوئیاں اور الہامات ایسے فریبی پیر کی مانند ہیں جو بے اولادوں کو تعویز برائے اولاد دیتے وقت اس میں ''لڑکی نہ لڑکا'' کے الفاظ لکھ دیتا تھا۔ اب اگر کسی کے ہاں لڑکی ہوتی تو وہ شکوہ کرتا کہ ہمارے ہاں تو صیغہ تانیث وارد ہوگیا جبکہ ہم تذکیر کے متمنی تھے۔ تو پیر فوری طور پر ان سے تعویذ لے کر کھولتا اور انہیں دکھاتا کہ میں نے لکھ دیا تھا کہ ''لڑکی ......نہ لڑکا''۔ وہ خاموش ہو جاتا۔ لڑکی کے طلبگار کو لڑکا ملتا تو اس کی شکایت پر بھی وہی عمل دھرایا جاتا کہ میں نے تو لکھ دیا تھا کہ ''لڑکی نہ......لڑکا''۔ وہ بھی اپنے نصیب پر شاکر ہو جاتا۔ لیکن ایسا غوطم چارہ کب تک جاری رہ سکتا ہے اسے عبرت ناک انجام تک تو بہرحال پہنچنا ہوتا ہے جلد یا بدیر، بالاقساط بالکلیہ۔ اسی سلسلے کی ایک پیش گوئی ملاحظہ فرمائیے جو مرزا نے اپنے مرید خاص میاں منظور لدھیانوی کی بیوی محمدی بیگم کی اولاد کے متعلق کی۔ خیال رہے یہ آسمانی نکاح والی محمدی بیگم نہیں بلکہ دوسری ہے۔ مرزا نے الہام کے ذریعے بتایا کہ میاں منظور کے ہاں لڑکا ہوگا۔ مشیت الٰہیہ دیکھیئے کہ لڑکی پیدا ہوئی لوگوں نے غل مچایا کہ یہ الہام جھوٹا نکلا۔ دجال قادیان نے غضبناک ہوکر کہا ''میں نے کب کہا تھا کہ اس دفعہ لڑکا ہوگا۔ وہ ضرور پیدا ہوگا اور ضرور ہوگا اور اس کے نو نام ہوں گے ساتھ ہی ناموں کی تفصیل بھی ہے یہ الہام اخبار البدر ۲۱ رجون ۱۹۰۶ء میں چھپا۔ لیکن ہوا یہ کہ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ تین ماہ بعد چل بسی اور چھ ماہ بعد ہی محمدی بیگم بھی فوت ہوگئی۔ سال بعد میاں منظور فالج سے مرگئے اس طرح یہ پیش گوئی بھی مرقعہ عبرت بن کر رہ گئی۔ اب عذر گناہ بدتر از گناہ بھی دیکھئے مرزا کے ایک اور مرید منظور الٰہی نے ڈوبتے وقت تنکے کا سہارا لینے کی ٹھانی اور البشریٰ جلد۲ ص۱۱۶ پر یہ پیش گوئی درج کر کے نوٹ لکھا ''اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں کہ یہ پیش گوئی کب اور کس رنگ میں پوری ہوگی۔ گو ''حضرت اقدس'' نے یہ وقوعہ محمدی بیگم کے ذریعے فرمایا تھا مگر چونکہ وہ فوت ہوچکی ہے اس لیے اب نام کی تخصیص نہ رہی۔ بہر صورت یہ پیش گوئی متشابہات سے ہے''۔

غور کیجیے اس پیر تسمہ پا کی حرکات سے کس قدر مشابہت ہے۔ اب ایک قدم آگے بڑھ کر پیش گوئی اور متشابہات کو ہم معنیٰ بنا دیا۔ اسی کو تلبیس کہتے ہیں۔ قادیانیت کے شجرِ خبیثہ کے تمام برگ و بار اسی مہلک ہتھیار سے مسلح ہیں۔ اس گروہِ نابکاراں نے بتانِ آب وگل کو معبود بنالیا، نفس وشیطان کی بندگی کی، اسلامیوں کی ردائے امن وآشتی کو داغدار کرنے کی مذموم سعی کی، خیر کے ساتھ شرانگیزی کی، لوگوں کو الٹے سیدھے آڑے ترچھے ''الہامات'' کے گھن چکر میں پھنسا کر من چاہے نتائج حاصل کرنا چاہا، فرنگیوں کی سرپرستی میں امت مسلمہ کو یرغمال بنانے کی تگ ودود، کی اور ان کی چاکری پر ہمیشہ ناز کیا۔

الغرض یہ شرار بولہبی ہر پل چراغ مصطفوی سے ستیزہ کار رہا۔۱۹۷۴ء اس غارتگرِ دین وایماں طبقے کی جارحیت کا دندان شکن جواب دیا گیا۔۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ سے اس کا سر کچلا ہی چاہتا تھا کہ امام المرتدین اپنے مربیوں کی ''آغوش رحمت'' میں جا دُبکا۔ انہوں نے بڑے مرزے سے کئے وعدے ایفا کرتے ہوئے ایک قیمتی قطعہ اراضی دے کر اس ''خود کاشتہ پودے'' کی خوب آبیاری کی تا آنکہ وہ پھر سے پاؤں پسارنے لگا۔ انیس برس تک وہ پاکستان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو اپنے تکفیری فتووں اور نفرت انگیز پراپیگنڈہ مہم کا نشانہ بناتا رہا۔ تاج برطانیہ نے اپنی ملکہ کے سیاسی عاشق نامراد کی آبرو باختہ اولاد کو ہر طرح کمک بہم پہنچائی مگر نظام الٰہیہ کے سامنے وہ مکمل طور پر بے بس و بے بضاعت تھے۔ رب العزت اپنے محبوب سیّد ولد آدم رسول آخریں ﷺ کی نبوت ورسالت کو متشابہ بنانے والے دہشت گرد کو تمام سہولتوں کے باوجود دیارِ غیر میں ایڑیاں رگڑتے واصل نار کر دیا۔ معتبر ذرائع کے مطابق اس کا مسخ شدہ چہرہ جدید میک اپ کے بعد منظر عام پر لایا گیا تا کہ دیکھنے والے بدک نہ جائیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ وطن کی مٹی اُسے نصیب نہیں ہوئی کہ وہ اس سے بھی مخلص نہیں تھا۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

مارا دیارِ غیر میں اس کو وطن سے دور
پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

ماھانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

☆ دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان ☆ 26 جون 2003ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی **سید عطاء المہیمن بخاری** دامت برکاتہم

(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان فون: 061-511961